



سوال

(12)۔ بیعتِ توبہ کی بحث

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیعتِ توبہ کی بحث: (اعلام الانام بزیلہ بعض الاعلام از مولانا فقیر اللہ چغتائی مدرسی)۔ [ع، ش]

سوال: الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

صاحب اشاعت السنہ نے (جلد ۲۰ ص ۳۲۹) میں بعنوان ”اہل حدیث میں جعلی پیری مریدی“ متعلق بیعتِ توبہ کی بحث طویل لکھا ہے اور جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کے بارہ میں یوں لکھا ہے:

”مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی پر بھی یہی بدگمانی کی جاتی ہے کہ انھوں نے مرزا کو دیکھ کر پیری مریدی کو وسعت دی ہے اور اپنے امام ہونے کی شہرت پسند کرتے ہیں۔“

پس اب سوال یہ ہے کہ بیعتِ توبہ جائز ہے یا نہیں؟ اور جناب مولوی عبد الجبار صاحب اس امر کے اہل ہیں یا نہیں کہ ان پر بیعت کی جائے اور مولوی صاحب غزنوی کی تشبیہ مرزا کے ساتھ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیعتِ توبہ منجملہ مستحبات کے ہے اور اس کے استحباب پر بہت سے ادلہ شرعیہ قائم ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے چونکہ اس کا بیان مکمل طور پر فتح البیان - تفسیر سورۃ الفتح میں عمدہ طور سے موجود ہے۔ اس لیے یہاں اس کی تفصیل نہیں کی گئی۔ اگر زیادہ تحقیق طلب ہو تو فتح البیان اور قوت القلوب اور عوارف المعارف اور رسالہ القشیریہ اور اتحاف السادۃ المنتقین کو دیکھنا چاہیے۔ اس مسئلہ کی اس میں پوری بحث ہے اور آخذ بیعت کے لیے جتنے شرائط چاہیے، یعنی ”کوئے عالماً بالکتاب والسنت، آمرأ بالمعروف، ناہیاً عن المنکر، وکوئے صاحب العداۃ والتقوی والصدق والضبط، وکوئے زاہد فی الدنیا، راغب فی الآخرة مواظباً علی الطاعات المؤکدة والأذکار الماثورة، وأن یشکر صحب العلماء بالکتاب والسنت وتأدب بحم طویلاً وأخذ عنہ العلم والفضل وغیر ذلک من الشروط الصحیحہ۔“

”یعنی کتاب و سنت کے عالم ہوں۔ وہ لہجائی کا حکم دیتے ہوں اور برائیوں سے منع کرتے ہوں۔ وہ تقویٰ اور عمدہ اخلاقی خوبیوں کے مالک ہوں اور سچ کے پابند ہوں۔ حفظ میں لہجھا مقام رکھتے ہوں۔ انھوں نے دنیا کے معاملات میں زہد اختیار کیا ہوا ہو اور آخرت کے بارے میں بہت سوچ و فکر اور کوشش کرنے والے ہوں۔ جو فرض عبادتیں ہیں اور دین کے اہم اور ضروری مسائل ہیں، ان کی پابندی کرنے والے ہوں اور جو صحیح احادیث سے ثابت شدہ ذکر اور دعائیں ہیں، ان کی پابندی کرنے والے ہوں۔ جنھوں نے کتاب و سنت کے



علمائے کرام سے براہ راست علم حاصل کیا ہو اور وہ طویل عرصے تک اہل علم و فضل سے استفادہ کرتے رہے ہوں اور وہ خود بھی اہل علم کی ہجھی اور عمدہ اخلاقی روش کو اپنانے والے ہوں۔“

یہ تمام شرائط جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی میں۔ فیما آظن واللہ حبیبہ۔ موجود ہیں اور وہ اس امر کے لائق و قابل ہیں کہ ان پر لوگ بیعت تو بہ کریں۔

اور مرزا۔ آخذہ اللہ تعالیٰ۔ کے ساتھ تشبیہ دینا ایک عالم مستقی کو محض غلط و باطل و معمول علی العناد ہے۔

صدما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، و فتاویٰ

صفحہ نمبر 96

محدث فتویٰ